تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

(قسط ۳۰)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ

"اسماء اللہ الحسنیٰ" کے معانی!

۴۹۔ "المجید"

"مجد" سے "ماجد" کے معنوں میں اسم مبالغہ ہے، جب کہ "مجد" وسعتِ کرم کو کہا جاتا ہے۔ یعنی وہ ذات جو انتہائی کریم، صاحبِ قوت وشوکت اور لائقِ حمد وثناء ہے ــــ اللہ رب العزت نے خود اپنی تعریف قرآنِ مجید میں یوں بیان فرمائی ہے:

"ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ" (البروج: ۱۵)

"صاحبِ عرش (ہے) ــــ بڑی شان والا!"

نیز ارشاد ہوا:

"إِنَّهُ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ" (ھود: ۷۳)

"بلاشبہ وہ لائقِ تعریف، بزرگوار ہے!"

اس لحاظ سے لفظِ "مجید" قوت وشوکت اور حمد وثناء کا جامع ہے ــــ پھر قوت شوکت بھی ایسی کہ کوئی دوسرا اس کا قصد نہ کر سکے، اور حمد وثناء ایسی کہ جو بہترین خصائل اور حسین ترین اوصاف سے عبارت ہو ــــ جیسا کہ قاضی حلیمیؒ فرماتے ہیں:

"باری تعالیٰ جل ثناءہٗ ایسی عظمت وشان اور بلندی کا مالک ہے کہ نہ تو کوئی دوسرا اس کا ارادہ کر سکتے اور نہ ہی اس تک رسائی حاصل کر سکے ــــ اس کے ساتھ ہی ساتھ وہ محسن ومنعم بھی ایسا ہے کہ جس کے انعامات واحسانات کی کوئی انتہا نہیں ــــ ایسے فضلِ عظیم اور حسن وجمال کا حامل کہ اس کا تصور تک انسانی استطاعت سے باہر ہے!"

حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اللہ عزوجل کی حمد وثناء میں "اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ"[1] کے الفاظ وارد ہیں ـــــ نیز آپؐ ہر نماز کے بعد فرمایا کرتے تھے:

"لا الٰه الّا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كلّ شيءٍ قدير، لاحول ولا قوة الّا بالله، لا اله الّا الله، و لا نعبد الّا ايّاه، له النّعمة والفضل، وله الثّناء الحسن، لا اله الّا الله مخلصين له الدّين ولو كره الكافرون"[2]

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں! بادشاہی اسی کی ہے اور تعریف بھی اسی کی، وہ ہر چیز پر قادر ہے! ـــــ نیکی کمانے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں! ـــــ ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمتیں اسی کی، بزرگیاں اسی کی ہیں ـــــ اس کے لیے اچھی ثنا رہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں! ـــــ ہم دین کو اسی کے لیے خالص کرنے والے ہیں، خواہ کافروں کو ناگوار ہی کیوں نہ گزرے!"

بندہ جب اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے، تو اس کا سینہ ٹھنڈا ہوتا اور اس کا دل پاک صاف ہو جاتا ہے ـــــ جب کہ حمدِ باری تعالیٰ دل سے بھی ہوتی ہے، زبان سے بھی اور افعال وجوارح سے بھی! ـــــ ایک شکر گزار بندے کی طرف سے حمدِ ربِ ذی الجلال کا مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی نعمتوں اور عظمتوں کا معترف ہے، اس کی رحمت وبخشش کا طلبگار، اس کے کمالِ ربوبیت والوہیت کا اقراری اور اس کے حق اور اس کے مقام ومرتبہ کو پہچانتا ہے!

حقیقی حمدِ باری تعالیٰ کا اثر اور اس کی منزلت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان سے واضح ہے:

---

[1] صحیح بخاری کتاب الانبیاء، صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابنِ ماجہ، دارمی، مسند احمد میں بھی یہ الفاظ آئے ہیں ـــــ دیکھیے، صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۰۵، حدیث ۶۵-۶۹-

[2] صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۱۵-

"الطّهور شطر الایمان، والحمد للّٰہ تملأ المیزان، وسبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ تملأن - او تملأ — ما بین السّماء والارض، والصّلٰوۃ نور، والصّدقۃ برھان، والصّبر ضیاء، والقرآن حجّۃ لک او علیک، کلّ النّاس یغدو فبائع نفسہٗ، فمعتقھا او موبقھا" [۵۳]

"صفائی ایمان کا حصہ ہے - اور "الحمد للّٰہ" (کہنا) میزان کو بھرنے کے لیے کافی ہے، جب کہ "سبحان اللّٰہ" اور "الحمد للّٰہ" زمین و آسمان کے درمیانی خلا کو پُر کرنے کے لیے کافی ہیں — نماز نور ہے اور صدقہ برھان ہے اور قرآن تیرے لیے یا تو (نجات کی) دلیل بنے گا یا تیرے خلاف حجت بن کر آئے گا — تمام لوگ صبح اس حال میں کرتے ہیں کہ یا تو (ان باتوں پر عمل کر کے) اپنے آپ کو (دوزخ کی آگ سے) رہا کرا لیتے ہیں اور یا پھر (ان کی پرواہ نہ کر کے) اپنے تئیں ہلاک کر بیٹھتے ہیں"

اللّٰہ ربّ العزّت کی تنزیہ بیان کرنا، اس کی توحید کا تذکرہ کرنا اور اس کی حمد و ثناء کرنا ایک بندۂ مسلم کی تربیت نیز اس کے اخلاق و کردار کی تعمیر میں انتہائی مؤثر ثابت ہوتے ہیں — اسی لیے رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے:

"لان اقول سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ ولا الٰہ الّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر احبّ الیّ ممّا طلعت علیہ الشّمس" [۵۴]

کہ "میرے نزدیک "سبحان اللّٰہ والحمد للّٰہ - الخ!" کہنا (یعنی اللّٰہ پاک ہے، تمام تعریفیں اللّٰہ ربّ العزّت کو لائق ہیں، اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللّٰہ سب سے بڑا ہے) دنیا کی ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے!"

(جاری ہے)

---

[۵۳] صحیح مسلم ج ۱، ص ۲۰۳ -

[۵۴] ترمذی، صحیح مسلم ج ۴ ص ۲۰۷۲، حدیث ۳۲ -